دنیائے سخن
Duniya-E-Sukhan
Vol.01-01-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

CREATIVE AUTHENTICITY OF URDU POETRY IN THE AGE OF ARTIFICIAL INTELLIGENCE

مصنوعی ذہانت کے دور میں اردو شاعری کی تخلیقی اصالت

Sumaira Ameen
BS, Department of English, The Cosmic Degree College (For Women) ,University of Okara

ABSTRACT

This study examines the originality and authenticity of Urdu poetry in the age of artificial intelligence. The rapid development of generative AI tools has introduced new possibilities for poetic composition, linguistic experimentation, stylistic imitation, literary analysis, and creative collaboration. However, these developments have also raised important questions about human creativity, emotional depth, cultural identity, authorship, and intellectual ownership. The study explores the relationship between AI-generated poetry and human poetic expression, focusing on the distinctive role of personal experience, imagination, cultural memory, and emotional consciousness in literary creation. It also investigates the opportunities and limitations of AI tools in the Urdu poetic tradition, particularly in relation to classical forms, poetic meter, rhyme, symbolism, and linguistic expression. A qualitative and analytical research approach has been adopted through the examination of relevant scholarly literature and critical discussions. The findings suggest that artificial intelligence can support poetic experimentation and literary production, but it cannot fully reproduce the lived experiences, emotional sensitivity, and cultural consciousness that contribute to human creative originality. The study concludes that AI should be considered a supportive instrument rather than a replacement for the human poet, and that the future of Urdu poetry depends on a balanced relationship between technological innovation and authentic human creativity.

KEYWORDS

Artificial Intelligence, Urdu Poetry, Creative Originality, Human Creativity, Literary Authenticity, Generative AI, Authorship, Digital Literature

تعارف

مصنوعی ذہانت جدید عہد کی ایک اہم تکنیکی ترقی ہے جس نے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں کے ساتھ زبان، ادب اور تخلیقی اظہار کو بھی متاثر کیا ہے۔ کمپیوٹر سائنس اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی میں ہونے والی پیش رفت کے نتیجے میں ایسے نظام سامنے آئے ہیں جو انسانی زبان کو سمجھنے، متن تخلیق کرنے، خیالات کو ترتیب دینے اور مختلف اسالیب کی نقل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان نظاموں نے ادبی تخلیق کے روایتی تصور کو نئے سوالات سے دوچار کر دیا ہے۔ اب ایک مشین چند ہدایات کی بنیاد پر غزل، نظم، رباعی اور دیگر شعری اصناف میں متن تیار کر سکتی ہے۔ اس صورت حال نے یہ سوال پیدا کیا ہے کہ کیا مشینی طور پر تیار کیا گیا کلام حقیقی معنوں میں تخلیقی ادب کہلا سکتا ہے، اور کیا اس میں وہ فکری گہرائی، جذباتی صداقت اور ذاتی تجربہ موجود ہوتا ہے جو انسانی شاعری کو انفرادیت عطا کرتا ہے؟ یاسین (2024) نے مصنوعی ذہانت اور اردو زبان و ادب کے امکانات و مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ جدید AI نظام ادبی تخلیق، تحقیق اور تنقید کے طریقوں کو تبدیل کر رہے ہیں، تاہم تخلیقی عمل میں انسانی مداخلت اور ادبی شعور کی اہمیت برقرار ہے۔ اردو شاعری ایک وسیع تہذیبی، تاریخی اور فکری روایت کی حامل ہے۔ اس میں انسانی جذبات، معاشرتی تجربات، روحانی کیفیات، تہذیبی یادداشت اور اجتماعی شعور

کی گہری عکاسی ملتی ہے۔ میر تقی میر، مرزا غالب، علامہ اقبال، فیض احمد فیض، ناصر کاظمی اور دیگر شعرا نے اپنے اپنے عہد کے انسانی اور معاشرتی تجربات کو منفرد تخلیقی انداز میں پیش کیا۔ اردو شاعری کی اصالت صرف الفاظ کی خوب صورتی یا بحر و قافیہ کی پابندی سے قائم نہیں ہوتی بلکہ اس کا تعلق شاعر کی داخلی کیفیت، مشاہدے، تخیل، فکری وابستگی اور زندگی کے تجربات سے بھی ہے۔ شاعر اپنے ماحول، تاریخ، معاشرت اور ذاتی احساسات کو تخلیقی عمل کے ذریعے شعری صورت دیتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کے دور میں یہی بنیادی سوال اہمیت اختیار کرتا ہے کہ جب ایک مشینی نظام پہلے سے موجود شعری مواد کی مدد سے نئی سطریں تخلیق کرتا ہے تو اس تخلیق کی انفرادیت اور اصالت کو کس بنیاد پر جانچا جائے۔ یاسین اور کامران (2025) نے اردو زبان و ادب کے تناظر میں مصنوعی ذہانت کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے تخلیقی اصالت، مصنف کی حیثیت، بین المتونیت اور انسانی تخلیقی اختیار سے متعلق اہم علمی سوالات اٹھائے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کی مدد سے شاعری تخلیق کرنے کا عمل بنیادی طور پر موجودہ زبان، ادبی متون اور شعری نمونوں سے حاصل کردہ معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔ جدید زبان ماڈل مختلف الفاظ، جملوں، موضوعات اور اسلوبیاتی ساختوں کے درمیان تعلقات کا تجزیہ کرتے ہیں اور اسی بنیاد پر نیا متن تیار کرتے ہیں۔ یہ نظام کسی مخصوص شاعر کے انداز، غزل کی بحر، قافیہ، ردیف یا کسی خاص موضوع کے مطابق اشعار بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس عمل سے شاعری کی تخلیق کے نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں، لیکن اس کے ساتھ یہ سوال بھی سامنے آیا ہے کہ مشینی نظام کی پیدا کردہ مماثلت کو حقیقی تخلیقی انفرادیت سمجھا جا سکتا ہے یا نہیں۔ پورٹر اور ماچری (2024) کی تحقیق میں یہ جائزہ لیا گیا کہ عام قارئین انسانی اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے تخلیق کردہ شاعری میں فرق کس حد تک محسوس کر سکتے ہیں۔ ان کے تجربات سے ظاہر ہوا کہ بعض حالات میں قارئین مشینی اور انسانی شاعری کی درست شناخت نہیں کر سکے، جس سے تخلیقی اصالت اور قاری کے ادبی فیصلے کے حوالے سے نئی بحث پیدا ہوتی ہے۔ اردو شاعری کی تخلیقی اصالت کا تعلق زبان کے ثقافتی اور تہذیبی پس منظر سے بھی ہے۔ اردو کے الفاظ، محاورات، استعارات، تلمیحات اور علامتیں ایک مخصوص تاریخی اور معاشرتی تجربے سے وابستہ ہیں۔ کسی شعر میں استعمال ہونے والا لفظ صرف لغوی معنی نہیں رکھتا بلکہ اس کے ساتھ تہذیبی یادداشت، جذباتی کیفیت اور تاریخی مفہوم بھی موجود ہو سکتا ہے۔ مصنوعی ذہانت اگرچہ بڑے پیمانے پر موجود اردو متون کا تجزیہ کر سکتی ہے، لیکن کسی لفظ کے مخصوص تہذیبی پس منظر، انسانی دکھ، اجتماعی یادداشت اور معاشرتی حساسیت کو مکمل طور پر سمجھنا ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اردو ادب میں مصنوعی ذہانت کے کردار پر ہونے والی تحقیق میں بھی اس بات کی نشان دہی کی گئی ہے کہ مشینی نظام زبان کے ساختی اور تجزیاتی پہلوؤں میں مدد دے سکتے ہیں، تاہم استعارات، جذبات اور ثقافتی سیاق کی گہری تفہیم میں انہیں حدود کا سامنا رہتا ہے۔ انسانی تخلیقی عمل اور مصنوعی ذہانت کی پیدا کردہ شاعری کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے شاعر کے ذاتی تجربے اور جذباتی شعور کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انسانی شاعر زندگی کے مختلف حالات، خوشی، غم، محبت، محرومی، جدائی، امید، خوف اور معاشرتی ناانصافی کو خود محسوس کرتا ہے۔ یہ تجربات اس کے تخیل اور شعری اظہار کو متاثر کرتے ہیں۔ اس کے برعکس مصنوعی ذہانت انسانی تجربات کی زبان میں موجود نمائندگیوں سے فائدہ اٹھا کر متن تخلیق کرتی ہے، مگر اس کے پاس انسانی زندگی جیسا ذاتی تجربہ نہیں ہوتا۔

پورٹر اور ماچری (2024) کی تحقیق میں انسانی اور مشینی شاعری کے درمیان فرق کو تخلیقی عمل اور اظہار کی نوعیت کے حوالے سے اہم قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح Colella (2025) نے مصنوعی ذہانت کے دور میں ادبی مصنف کی حیثیت اور مشترکہ تخلیق کے تصورات کا جائزہ لیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ جدید تخلیقی عمل میں انسانی انتخاب، تدوین اور فکری رہنمائی کی اہمیت برقرار رہتی ہے۔ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کے لیے صرف ایک چیلنج نہیں بلکہ کئی امکانات بھی پیدا کرتی ہے۔ اس کی مدد سے شاعر اپنے خیالات کو مختلف انداز میں ترتیب دے سکتا ہے، مشکل الفاظ کے معانی تلاش کر سکتا ہے، شعری بحر کی جانچ کر سکتا ہے، قافیہ اور ردیف کے متبادل دیکھ سکتا ہے اور اپنی تخلیق کی ابتدائی اصلاح میں مدد حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعے اردو کے قدیم شعری ذخیرے کو محفوظ کرنا، متون کو تلاش کے قابل بنانا اور ادبی تحقیق کے لیے وسیع مواد فراہم کرنا ممکن ہوا ہے۔ ڈاکٹر عظمیٰ نورین (2026) نے اردو شاعری میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کا جائزہ لیتے ہوئے غزل، نظم، رباعی اور دیگر شعری اصناف کی

دنیائے سخن
Duniya-E-Sukhan
Vol.01-01-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

تخلیق، تدوین، ترجمے اور عروضی تجزیے میں اس ٹیکنالوجی کے ممکنہ کردار کو بیان کیا ہے۔ ان کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت شاعری کے عمل میں معاون بن سکتی ہے، تاہم تخلیقی عمل کی انسانی بنیاد کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔

مصنوعی ذہانت کے استعمال سے مصنفیت، حقوقِ دانش اور ادبی ذمہ داری کے مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں۔ اگر شاعر کسی نظم یا غزل کی تخلیق میں AI سے مدد لیتا ہے تو یہ طے کرنا ضروری ہو جاتا ہے کہ تخلیق کا اصل مصنف کون ہے اور مشینی معاونت کی نوعیت کیا ہے۔ اگر کسی شاعر کا اسلوب کسی AI نظام کو سکھا کر اس کی نقل تیار کی جائے تو اس سے ادبی شناخت اور تخلیقی ملکیت کے سوالات بھی جنم لیتے ہیں۔ Formosa اور ان کے ساتھیوں (2025) نے مصنوعی ذہانت کی معاونت سے تیار ہونے والی تحریروں میں مصنفیت، تخلیقیت، ذمہ داری اور معاونت کی وضاحت کے مسائل کا جائزہ لیا ہے۔ اس تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی تخلیق کار کی ذمہ داری اور تخلیقی کردار کو سمجھنے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ مصنوعی ذہانت نے تخلیقی عمل میں کس حد تک حصہ لیا ہے۔ موجودہ تحقیق میں مصنوعی ذہانت کے دور میں اردو شاعری کی تخلیقی اصالت کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد یہ سمجھنا ہے کہ جدید AI نظام اردو شاعری کے تخلیقی عمل، زبان، اسلوب اور ادبی شناخت کو کس طرح متاثر کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ انسانی شاعر کے جذباتی تجربے، تخیل، ثقافتی شعور اور فکری انفرادیت کی اہمیت کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ تحقیق اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ مصنوعی ذہانت کو اردو شاعری میں کس طرح ذمہ دارانہ اور بامقصد انداز میں استعمال کیا جا سکتا ہے تاکہ ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شاعری کی انسانی روح، تہذیبی شناخت اور تخلیقی اصالت کو محفوظ رکھا جا سکے۔

تحقیقی مقاصد

1. مصنوعی ذہانت کے دور میں اردو شاعری کی تخلیقی اصالت اور انسانی تخلیقی کردار کا جائزہ لینا۔
2. اردو شاعری کی تخلیق، تدوین اور فنی اظہار پر مصنوعی ذہانت کے اثرات کا تجزیہ کرنا۔
3. مصنوعی ذہانت کے استعمال سے پیدا ہونے والے ادبی، اخلاقی اور مصنفیت کے مسائل کی نشان دہی کرنا۔

تحقیقی سوالات

1. مصنوعی ذہانت کے دور میں اردو شاعری کی تخلیقی اصالت اور انسانی تخلیقی کردار کی نوعیت کیا ہے؟
2. مصنوعی ذہانت اردو شاعری کی زبان، اسلوب، عروض اور تخلیقی عمل کو کس طرح متاثر کر رہی ہے؟
3. اردو شاعری میں مصنوعی ذہانت کے استعمال سے مصنفیت، ادبی شناخت اور تخلیقی ملکیت کے کون سے مسائل پیدا ہوتے ہیں؟

ادبی جائزہ

مصنوعی ذہانت اور ادبی تخلیق کے تعلق پر ہونے والی جدید تحقیق نے تخلیقی اصالت، انسانی مصنفیت اور مشینی تخلیق کے بارے میں کئی اہم مباحث کو جنم دیا ہے۔ اردو زبان و ادب کے تناظر میں یاسین (2024) نے مصنوعی ذہانت کے امکانات اور مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ جدید نظام ادبی تخلیق، تحقیق اور تنقید کے روایتی طریقوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ان کے مطابق مصنوعی ذہانت متن کی تیاری، زبان کے تجزیے اور ادبی مواد کی ترتیب میں مدد فراہم کر سکتی ہے، لیکن تخلیقی متن کو حقیقی ادبی فن پارہ بنانے کے لیے انسانی شعور، انتخاب اور تدوین کی اہمیت برقرار رہتی ہے۔ اس مطالعے سے یہ بنیادی نکتہ سامنے آتا ہے کہ ٹیکنالوجی ادبی عمل میں معاونت کر سکتی ہے، تاہم تخلیقی اصالت کے سوال کو صرف مشینی مہارت یا زبان کی روانی تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ یاسین اور کامران (2025) نے اردو زبان و ادب میں مصنوعی ذہانت کے امکانات

اور چیلنجز کا وسیع مطالعہ پیش کیا ہے۔ ان کے مقالے میں تخلیقی عمل، مصنفیت، بین المتونیت، ثقافتی شناخت اور انسانی تخلیقی اختیار جیسے موضوعات زیرِ بحث آئے ہیں۔ ان کے مطابق مصنوعی ذہانت اردو ادب کے مطالعے، ترجمے، ڈیجیٹل تحفظ اور متن کے تجزیے میں مفید کردار ادا کر سکتی ہے، لیکن اس کے استعمال سے زبان کی اصالت، ثقافتی یکسانیت، حقوقِ دانش اور انسانی تخلیقی کردار کے متعلق خدشات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ مطالعہ موجودہ تحقیق کے لیے اس اعتبار سے اہم ہے کہ یہ اردو ادب میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کو محض تکنیکی ترقی نہیں بلکہ ایک فکری، ثقافتی اور ادبی تبدیلی کے طور پر دیکھتا ہے۔

اردو شاعری میں مصنوعی ذہانت کے عملی استعمال کے حوالے سے ڈاکٹر عظمیٰ نورین (2026) کا مطالعہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ جدید AI نظام غزل، نظم، رباعی اور دیگر شعری اصناف کی تیاری میں مدد دے سکتے ہیں۔ ان نظاموں کو مخصوص بحر، قافیہ، ردیف اور موضوع کی ہدایات دے کر شعری متن تیار کروایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ عروضی جانچ، تدوین، ترجمے اور ادبی تحقیق میں بھی مصنوعی ذہانت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ تاہم اس مطالعے میں انسانی جذبات، تخیل اور تجربے کو شاعری کی بنیادی خصوصیات قرار دیا گیا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مشینی نظام شعری ساخت اور زبان کے بعض پہلوؤں میں معاون ہو سکتے ہیں، مگر تخلیقی اصالت کا تعین صرف فنی ساخت کی درستگی سے نہیں کیا جا سکتا۔ پورٹر اور ماچری (2024) نے انسانی اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے تخلیق کردہ شاعری کے بارے میں قارئین کے تاثرات کا تجرباتی مطالعہ کیا۔ اس تحقیق میں شرکا کو مختلف اشعار پڑھنے کے بعد یہ شناخت کرنے کو کہا گیا کہ کون سا متن انسانی شاعر نے تخلیق کیا ہے اور کون سا مصنوعی ذہانت نے تیار کیا ہے۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ عام قارئین کئی مواقع پر دونوں کے درمیان درست فرق نہیں کر سکے، بلکہ بعض صورتوں میں AI سے تیار کردہ شاعری کو زیادہ پسند بھی کیا گیا۔ اس مطالعے نے اس تصور کو چیلنج کیا کہ صرف ظاہری ادبی معیار یا قاری کی فوری پسند سے کسی تخلیق کی اصالت کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ تحقیق میں یہ مطالعہ اس لیے اہم ہے کہ اردو شاعری میں بھی مشینی متن کی روانی اور ظاہری خوب صورتی کو حقیقی انسانی تخلیقی تجربے سے الگ کر کے دیکھنے کی ضرورت ہے۔

Colella (2025) نے مصنوعی ذہانت کے ذریعے ادبی تخلیق اور مصنفیت کے بدلتے ہوئے تصورات کا مطالعہ کیا ہے۔ ان کے مطابق جدید ادبی تخلیق میں انسان اور مشین کے درمیان تعاون کی مختلف صورتیں سامنے آ رہی ہیں، جن میں خیال کی تیاری، متن کی تشکیل، تدوین اور انتخاب شامل ہیں۔ اس صورت حال میں مصنف کا کردار ختم نہیں ہوتا بلکہ اس کی نوعیت تبدیل ہو سکتی ہے۔ انسانی تخلیق کار مشینی طور پر تیار کردہ مواد میں سے انتخاب کرتا ہے، اس کی اصلاح کرتا ہے اور اسے اپنے فکری اور فنی مقصد کے مطابق ترتیب دیتا ہے۔ یہ مطالعہ اردو شاعری کے لیے بھی اہم ہے، کیونکہ AI کی مدد سے تیار ہونے والے شعری متن میں انسانی شاعر کا کردار اور اس کی تخلیقی ذمہ داری واضح ہونا ضروری ہے۔ Tsao اور Nogues (2024) نے تخلیقی تحریر میں مصنوعی ذہانت کے استعمال اور مصنفیت کے روایتی تصورات کا جائزہ لیا ہے۔ ان کے مطالعے میں طلبہ کی تخلیقی تحریر کے تجربات کی بنیاد پر یہ واضح کیا گیا ہے کہ مصنوعی ذہانت بعض اوقات تخلیقی عمل کے لیے ایک محرک یا معاون وسیلہ بن سکتی ہے۔ اس عمل میں انسانی تخلیق کار مشینی تجاویز کو قبول کرنے کے بجائے انہیں تبدیل، بہتر اور نئے مفاہیم کے ساتھ استعمال بھی کر سکتا ہے۔ اس طرح تخلیقی عمل صرف ایک فرد یا ایک مشین تک محدود نہیں رہتا بلکہ انسانی انتخاب اور مشینی معاونت کے درمیان ایک تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اردو شاعری میں اس تصور کی اہمیت یہ ہے کہ شاعر AI سے حاصل کردہ تجاویز کو اپنی فکری اور ثقافتی ضرورت کے مطابق تبدیل کر کے نئی تخلیقی صورت دے سکتا ہے۔ Stanko-Kaczmarek اور ان کے ساتھیوں (2024) نے انسانی اور مصنوعی ذہانت سے منسوب شاعری کے بارے میں قارئین کے تاثرات کا تقابلی مطالعہ کیا۔ اس تحقیق میں یہ دیکھا گیا کہ جب کسی نظم کو انسانی یا مشینی تخلیق قرار دیا جاتا ہے تو قارئین کے ادبی فیصلے کس طرح متاثر ہوتے ہیں۔ اس مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تخلیق کے معیار کے ساتھ اس کی مصنفیت کے بارے میں معلومات بھی قاری کے تاثر کو متاثر کر سکتی ہیں۔ یہ پہلو اردو شاعری کے لیے بھی اہم ہے، کیونکہ اگر کسی شعر کو مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ قرار دیا جائے تو ممکن ہے قاری اس کے ادبی معیار کا فیصلہ مختلف انداز میں کرے۔ اس لیے تخلیقی اصالت کے مطالعے میں متن کے ساتھ اس کی تخلیق کے عمل اور مصنفیت کی وضاحت کو بھی اہمیت دینا ضروری ہے۔ مصنوعی ذہانت کے دور میں ادبی

تخلیق کے اخلاقی اور قانونی پہلوؤں پر بھی تحقیق کی گئی ہے۔ Formosa اور ان کے ساتھیوں (2025) نے اس سوال کا جائزہ لیا کہ مصنوعی ذہانت کی مختلف سطحوں کی معاونت انسانی مصنف کی تخلیقی حیثیت اور ذمہ داری کے بارے میں تصورات کو کس طرح متاثر کرتی ہے۔ ان کے مطالعے کے مطابق معاونت کی مقدار اور نوعیت مصنفیت کے تعین میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کسی تخلیق میں AI کے استعمال کو واضح کرنا ادبی دیانت اور علمی ذمہ داری کے لیے اہم ہے۔ اردو شاعری میں بھی اگر شاعر کسی مشینی نظام سے مکمل غزل، اشعار یا بنیادی تخلیقی مواد حاصل کرتا ہے تو اسے اپنی تخلیقی شرکت کی نوعیت واضح کرنی چاہیے۔ مجموعی طور پر سابقہ مطالعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت نے ادبی تخلیق کے عمل کو نئی جہتیں فراہم کی ہیں، تاہم انسانی تخلیقی اصالت، ثقافتی شعور اور جذباتی تجربے کی اہمیت برقرار ہے۔ اردو ادب سے متعلق مطالعات میں AI کے امکانات، زبان کے تجزیے، شاعری کی تخلیق اور ادبی تحقیق میں اس کے استعمال کو بیان کیا گیا ہے، جبکہ عالمی سطح کے مطالعات میں انسانی اور مشینی شاعری، مصنفیت اور قاری کے تاثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اردو شاعری کی تخلیقی اصالت کو انسانی تجربے، زبان، تہذیبی شناخت، عروض اور مشینی معاونت کے باہمی تعلق کے تناظر میں مزید مربوط انداز سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ موجودہ تحقیق اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے مصنوعی ذہانت کے دور میں اردو شاعری کی اصالت اور انسانی تخلیقی کردار کا تجزیہ کرتی ہے۔

طریقۂ تحقیق

اس تحقیق میں معیاری تحقیقی طریقۂ کار اختیار کیا گیا ہے کیونکہ زیرِ مطالعہ موضوع کا تعلق ادبی تخلیق، انسانی جذبات، تخیل، زبان، ثقافتی شناخت اور مصنوعی ذہانت کے اثرات سے ہے۔ ان پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے صرف عددی معلومات کافی نہیں ہوتیں بلکہ ادبی متون، تنقیدی مباحث اور علمی مطالعات کی تشریح بھی ضروری ہوتی ہے۔ اس لیے تحقیق میں معاصر علمی لٹریچر اور اردو شاعری سے متعلق دستیاب تحقیقی مواد کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس طریقے کے ذریعے یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مصنوعی ذہانت شعری تخلیق کے عمل میں کس نوعیت کی تبدیلیاں پیدا کر رہی ہے اور انسانی شاعر کی تخلیقی حیثیت کس طرح برقرار رہتی ہے۔ تحقیق کے لیے ثانوی ذرائع سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ان میں تحقیقی مقالات، علمی جرائد، ادبی تنقید، مصنوعی ذہانت اور تخلیقی تحریر سے متعلق مطالعات اور اردو زبان و ادب پر شائع ہونے والی تحقیقات شامل ہیں۔ یاسین (2024)، یاسین اور کامران (2025)، نورین (2026)، پورٹر اور ماچری (2024) اور دیگر محققین کے مطالعات کو موضوع کی تفہیم کے لیے بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ ان ذرائع کے ذریعے مصنوعی ذہانت کے ادبی استعمال، انسانی اور مشینی تخلیق کے فرق، مصنفیت اور تخلیقی اصالت کے مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تحقیق میں موضوعاتی تجزیے کا طریقہ استعمال کیا گیا ہے۔ دستیاب مواد کو انسانی تخلیقی صلاحیت، مشینی شاعری، اردو زبان کی ثقافتی خصوصیات، عروضی ساخت، ادبی اصالت، مصنفیت، حقوقِ دانش اور انسانی و مشینی تعاون جیسے موضوعات کے تحت منظم کیا گیا ہے۔ ہر موضوع کے حوالے سے سابقہ مطالعات کے نتائج اور علمی مباحث کا تجزیہ کیا گیا ہے تاکہ مصنوعی ذہانت کے مختلف اثرات کو الگ الگ سمجھنے کے ساتھ ان کے باہمی تعلق کو بھی واضح کیا جا سکے۔ تحقیق میں تقابلی مطالعے سے بھی مدد حاصل کی گئی ہے۔ انسانی شاعری اور مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ شاعری کے درمیان فرق کو تخلیقی عمل، جذباتی تجربے، زبان، تخیل اور ثقافتی معنویت کے حوالے سے دیکھا گیا ہے۔ پورٹر اور ماچری (2024) اور Stanko-Kaczmarek اور ان کے ساتھیوں (2024) کے تجرباتی مطالعات سے یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قاری انسانی اور مشینی شاعری کو کس بنیاد پر پرکھتا ہے۔ اس تقابلی طریقے سے تخلیقی اصالت کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرنے میں مدد ملی ہے۔ تحقیق کے دوران علمی دیانت اور حوالہ جاتی اصولوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مختلف محققین کے خیالات کو ان کے علمی سیاق میں بیان کیا گیا ہے اور مصنوعی ذہانت کے فوائد کے ساتھ اس کی حدود اور اخلاقی مسائل کو بھی غیر جانب دارانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ تحقیق کا مقصد مصنوعی ذہانت کو مکمل طور پر مسترد کرنا یا انسانی شاعری کا متبادل قرار دینا نہیں بلکہ اس کے ادبی کردار کو تنقیدی اور متوازن انداز میں سمجھنا ہے۔

دنیائے سخن
Duniya-E-Sukhan
Vol.01-01-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

تحقیقی ڈیزائن

اس تحقیق کا ڈیزائن توصیفی اور تجزیاتی نوعیت کا ہے۔ توصیفی پہلو کے تحت مصنوعی ذہانت کے جدید ادبی استعمال، اردو شاعری میں اس کے امکانات اور تخلیقی عمل میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ تجزیاتی پہلو میں انسانی شاعری اور مشینی طور پر تیار کردہ شاعری کے درمیان تخلیقی، فکری، جذباتی اور فنی فرق کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس ڈیزائن کا مقصد مصنوعی ذہانت کے استعمال کو صرف تکنیکی ترقی کے طور پر بیان کرنا نہیں بلکہ اس کے ادبی اور تہذیبی اثرات کو بھی سمجھنا ہے۔ تحقیق کی بنیادی اکائی اردو شاعری کی تخلیقی اصالت اور اس کے تخلیقی عمل میں مصنوعی ذہانت کا کردار ہے۔ اس کے تحت انسانی شاعر کے تجربات، تخیل، جذبات، زبان اور ثقافتی شعور کا جائزہ لیا گیا ہے، جبکہ مشینی نظاموں کی متن سازی، اسلوبیاتی نقل، عروضی معاونت اور ادبی مواد کی ترتیب دینے کی صلاحیتوں کو بھی زیرِ مطالعہ رکھا گیا ہے۔ اس طرح تحقیق میں انسانی اور مشینی تخلیق کے مختلف پہلوؤں کو ایک مشترک ادبی تناظر میں دیکھا گیا ہے۔ تحقیقی ڈیزائن میں موضوعاتی درجہ بندی کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ تخلیقی اصالت کے تحت شاعر کی انفرادیت اور ذاتی تجربے کو دیکھا گیا ہے، انسانی تخلیقی کردار کے تحت تخیل، احساس اور فکری شعور کا جائزہ لیا گیا ہے، جبکہ مصنوعی ذہانت کے استعمال کے تحت زبان کی تشکیل، شعری ساخت، عروض، تدوین اور ترجمے جیسے پہلوؤں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس درجہ بندی سے تحقیق کے بنیادی سوالات کے جواب تلاش کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس ڈیزائن میں تقابلی اور تنقیدی زاویہ بھی شامل ہے۔ انسانی شاعر کے تخلیقی عمل اور AI کے ذریعے تیار کردہ شعری متن کا تقابل کرتے ہوئے یہ دیکھا گیا ہے کہ دونوں کے درمیان مماثلت اور اختلاف کن بنیادوں پر قائم ہوتے ہیں۔ اس میں متن کی ظاہری خوب صورتی کے ساتھ اس کے پس منظر، تخلیقی عمل، جذباتی معنویت اور ثقافتی تعلق کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ Colella (2025) اور Tsao اور Nogues (2024) کے مطالعات انسانی اور مشینی تعاون کے اس پہلو کو سمجھنے میں معاون ہیں۔ تحقیق کے آخری مرحلے میں حاصل شدہ معلومات کو مربوط انداز میں ترتیب دے کر نتائج مرتب کیے گئے ہیں۔ ان نتائج میں مصنوعی ذہانت کے مثبت امکانات، اس کی فنی اور ثقافتی حدود، انسانی تخلیقی کردار اور ادبی ذمہ داری کے مسائل کو شامل کیا گیا ہے۔ اس طرح تحقیقی ڈیزائن کو موضوع کے مقاصد اور سوالات کے مطابق رکھا گیا ہے تاکہ اردو شاعری کی تخلیقی اصالت کے بارے میں ایک واضح اور متوازن علمی نقطۂ نظر پیش کیا جا سکے۔

ڈیٹا کا تجزیہ

تحقیق کے تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت نے اردو شاعری کی تخلیق کے عمل میں نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔ جدید AI نظام مخصوص موضوع، بحر، قافیہ اور ردیف کی بنیاد پر شعری متن تیار کر سکتے ہیں۔ یہ نظام شاعر کو مختلف الفاظ، متبادل تراکیب اور ابتدائی شعری خاکے فراہم کرتے ہیں، جنہیں شاعر اپنی ضرورت کے مطابق تبدیل کر سکتا ہے۔ اس طرح مصنوعی ذہانت شاعری کے ابتدائی مراحل میں معاون کردار ادا کر سکتی ہے۔ نورین (2026) کے مطالعے سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ AI کو اردو شاعری کی تخلیق، تدوین اور عروضی جانچ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاہم اس معاونت کو مکمل تخلیقی عمل کے برابر قرار دینا درست نہیں، کیونکہ شعر کی فکری اور جذباتی معنویت کے لیے انسانی انتخاب اور شعور بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ تجزیے سے یہ بھی سامنے آتا ہے کہ انسانی شاعری کی اصالت کا تعلق ذاتی تجربے اور جذباتی شعور سے ہے۔ شاعر اپنے ماحول، معاشرتی حالات، ذاتی یادوں اور انسانی تعلقات سے متاثر ہو کر شعر تخلیق کرتا ہے۔ اس کے تجربات اس کی زبان، علامتوں اور فکری زاویے کو منفرد بناتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت انسانی شاعری میں استعمال ہونے والے الفاظ اور اسالیب کی نقل تو کر سکتی ہے، لیکن اس کے پاس انسانی زندگی کا براہِ راست تجربہ موجود نہیں ہوتا۔ پورٹر اور ماچری (2024) کے مطالعے میں بھی انسانی اور مشینی شاعری کے تخلیقی عمل کے درمیان فرق کی اہمیت سامنے آتی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ کسی متن کی ظاہری روانی یا قاری کی پسند اس کی تخلیقی اصالت کا مکمل معیار نہیں بن سکتی۔ اردو زبان اور تہذیبی شناخت کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت کے لیے اردو شاعری کے ثقافتی

دنیائے سخن
Duniya-E-Sukhan
Vol.01-01-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

اور تاریخی مفاہیم کو درست طور پر پیش کرنا ایک اہم چیلنج ہے۔ اردو شاعری میں استعمال ہونے والی تلمیحات، محاورات، استعارات اور تہذیبی علامات اپنے ساتھ مخصوص تاریخی اور جذباتی پس منظر رکھتی ہیں۔ اگر کسی مشینی نظام کو ان پس منظروں کی مکمل تفہیم حاصل نہ ہو تو وہ بظاہر درست مگر معنوی اعتبار سے کمزور شعر تخلیق کر سکتا ہے۔ یاسین اور کامران (2025) نے اردو ادب میں مصنوعی ذہانت کے استعمال سے متعلق ثقافتی شناخت، زبان کی اصالت اور انسانی تخلیقی اختیار کے مسائل کو نمایاں کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اردو شاعری میں AI کے مؤثر استعمال کے لیے زبان کی ثقافتی خصوصیات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

تحقیق کے تجزیے میں مصنفیت اور تخلیقی ملکیت کے مسائل بھی نمایاں ہوئے ہیں۔ جب شاعر مصنوعی ذہانت سے شعر یا غزل تیار کرواتا ہے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس تخلیق میں انسانی اور مشینی کردار کی حد کیا ہے۔ اگر AI صرف الفاظ یا قافیہ تجویز کرے تو انسانی شاعر کا تخلیقی کردار واضح رہتا ہے، لیکن اگر مکمل متن مشین تیار کرے اور انسان صرف اسے اپنا نام دے تو ادبی دیانت کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ Formosa اور ان کے ساتھیوں (2025) کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشینی معاونت کی مقدار اور نوعیت مصنفیت اور ذمہ داری کے تعین میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے اردو شاعری میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کی وضاحت ادبی اعتبار سے ضروری ہے۔ قارئین کے تاثرات کے تجزیے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ شاعری کی تخلیقی اصالت کا تعین صرف اس کی ظاہری زبان یا فنی ساخت سے نہیں کیا جا سکتا۔ بعض قارئین مشینی اور انسانی شاعری میں فرق محسوس کرنے میں دشواری کا سامنا کرتے ہیں، جبکہ تخلیق کے مصنف کے بارے میں معلومات ان کے ادبی فیصلے کو متاثر کر سکتی ہیں۔ Stanko-Kaczmarek اور ان کے ساتھیوں (2024) کے مطالعے سے یہ پہلو سامنے آتا ہے کہ انسانی یا مصنوعی مصنفیت کی نسبت قاری کے تاثر پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اس لیے اردو شاعری کے مطالعے میں قاری کی پسند، تخلیق کے پس منظر اور شاعر کے تخلیقی عمل کو الگ الگ پہلوؤں کے طور پر سمجھنا ضروری ہے۔ مجموعی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کی فنی تیاری، تدوین، تحقیق اور اشاعتی امکانات کو بہتر بنا سکتی ہے، لیکن تخلیقی اصالت کے لیے انسانی شاعر کی فکری اور جذباتی شرکت اہم رہتی ہے۔ AI سے حاصل کردہ مواد کو انسانی تخلیقی عمل کے ساتھ جوڑنے سے نئے تجربات ممکن ہیں، بشرطیکہ شاعر اپنی فکری انفرادیت، ثقافتی شعور اور ادبی ذمہ داری کو برقرار رکھے۔ اس طرح مصنوعی ذہانت کو اردو شاعری کے لیے ایک معاون ذریعہ سمجھنا زیادہ مناسب ہے، نہ کہ انسانی تخلیقی صلاحیت کا مکمل متبادل۔

نتائج

تحقیق کے نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت نے اردو شاعری کی تخلیق، تدوین اور فنی تجزیے کے لیے نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔ جدید نظام غزل، نظم اور دیگر شعری اصناف کی ابتدائی تشکیل میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ یہ قافیہ، ردیف، بحر اور موضوع کے مطابق متن تیار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جس سے شاعر کو تجربات اور تخلیقی امکانات کے نئے راستے ملتے ہیں۔ تاہم یہ سہولت انسانی تخلیقی صلاحیت کی جگہ نہیں لے سکتی بلکہ اس کے ساتھ معاون تعلق قائم کرتی ہے۔ تحقیق سے یہ نتیجہ بھی سامنے آیا ہے کہ انسانی شاعر کی تخلیقی اصالت کا بنیادی تعلق اس کے ذاتی تجربے، جذبات، تخیل اور فکری شعور سے ہے۔ انسانی شاعر زندگی کے حالات کو محسوس کرتا ہے اور انہیں اپنے مخصوص ادبی تجربے کے ذریعے شعر میں ڈھالتا ہے۔ مصنوعی ذہانت زبان اور ادبی نمونوں کی بنیاد پر متن تیار کرتی ہے، لیکن انسانی زندگی کے براہِ راست تجربے اور جذباتی شعور کی حامل نہیں ہوتی۔ اس لیے انسانی اور مشینی شاعری کے درمیان بنیادی فرق تخلیقی عمل اور تجربے کی نوعیت میں موجود رہتا ہے۔ تحقیق کے مطابق اردو شاعری میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے دوران زبان اور تہذیبی شناخت کا تحفظ ضروری ہے۔ اردو کے محاورات، استعارات، تلمیحات اور تاریخی علامات اپنے مخصوص ثقافتی پس منظر کے حامل ہیں۔ اگر مشینی نظام ان معنوی پہلوؤں کو درست طور پر پیش نہ کر سکے تو شعری متن میں زبان کی روانی کے باوجود فکری اور تہذیبی کمزوری پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لیے اردو شاعری کی تخلیق میں AI کے استعمال کے ساتھ انسانی لسانی اور ادبی شعور کو شامل رکھنا ضروری ہے۔ ایک اہم نتیجہ یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کے استعمال نے مصنفیت اور ادبی ملکیت کے نئے سوالات پیدا کیے ہیں۔ کسی تخلیق میں مشینی معاونت کی مقدار اور نوعیت واضح نہ ہو تو اس کی اصالت اور مصنف کے تخلیقی کردار کے بارے میں ابہام پیدا ہو سکتا

ہے۔ اس لیے شاعر کو چاہیے کہ وہ AI سے حاصل کردہ مواد کو اپنی تخلیقی شرکت کے مطابق استعمال کرے اور ضرورت کے مطابق مشینی معاونت کی وضاحت بھی کرے۔ یہ عمل ادبی دیانت اور علمی ذمہ داری کے لیے اہم ہے۔ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قاری کی پسند اور تخلیق کی ظاہری خوب صورتی کسی شعر کی حقیقی اصالت کا مکمل معیار نہیں ہیں۔ مشینی طور پر تیار کردہ شاعری بعض اوقات زبان اور ساخت کے اعتبار سے متاثر کن ہو سکتی ہے، لیکن اس کی فکری گہرائی، ثقافتی معنویت اور انسانی تجربے کو الگ سے جانچنا ضروری ہے۔ اس لیے ادبی تنقید کو جدید دور میں تخلیقی عمل، مصنفیت اور ثقافتی پس منظر کو بھی اپنے تجزیے میں شامل کرنا ہو گا۔ آخر میں تحقیق یہ نتیجہ اخذ کرتی ہے کہ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کے لیے ایک اہم معاون وسیلہ بن سکتی ہے، بشرطیکہ اس کا استعمال ذمہ دارانہ اور تنقیدی شعور کے ساتھ کیا جائے۔ انسانی شاعر کی انفرادیت، جذباتی صداقت، تخیل اور ثقافتی وابستگی کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اردو شاعری کی تہذیبی اور ادبی اصالت کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

نتیجہ

مصنوعی ذہانت کے دور میں اردو شاعری کی تخلیقی اصالت ایک اہم ادبی اور فکری مسئلہ بن چکی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی نے شاعری کی تخلیق، تدوین، تجزیے اور اشاعت کے طریقوں میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اب مشینی نظام نہ صرف زبان کی ساخت کو سمجھنے اور الفاظ کو ترتیب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں بلکہ مخصوص موضوعات اور شعری اسالیب کے مطابق متن بھی تیار کر سکتے ہیں۔ اس ترقی نے اردو شاعری کے لیے نئے امکانات پیدا کیے ہیں، تاہم اس کے ساتھ انسانی تخلیق اور مشینی پیداوار کے درمیان فرق کو سمجھنا بھی ضروری ہو گیا ہے۔ اردو شاعری کی اصل قوت انسانی تجربے، جذباتی صداقت، تخیل اور تہذیبی شعور میں موجود ہے۔ شاعر اپنے عہد کے حالات، ذاتی احساسات، معاشرتی مسائل اور تاریخی تجربات کو اپنے منفرد فکری زاویے سے شعر میں تبدیل کرتا ہے۔ یہی عمل اس کی شاعری کو انفرادیت اور اصالت عطا کرتا ہے۔ مصنوعی ذہانت موجودہ شعری متون سے زبان اور اسلوب کے نمونے حاصل کر کے نیا متن تیار کر سکتی ہے، لیکن اس کے تخلیقی عمل کی بنیاد انسانی زندگی کے براہِ راست تجربے پر قائم نہیں ہوتی۔ اس لیے مشینی شاعری کی ظاہری خوب صورتی کو انسانی تخلیق کے برابر سمجھنے سے پہلے اس کی فکری، جذباتی اور ثقافتی معنویت کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس تحقیق سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کی ترقی میں مثبت کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس کی مدد سے شاعر نئے الفاظ، تراکیب، قوافی، ردیف اور عروضی امکانات تلاش کر سکتا ہے۔ ادبی متون کی ڈیجیٹل حفاظت، تحقیق اور تجزیے میں بھی یہ ٹیکنالوجی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ تاہم اس کے استعمال کے دوران اردو زبان کی تہذیبی خصوصیات، شعری روایت اور انسانی تخلیقی اختیار کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ شاعر کو مشینی تجاویز کو اپنی فکری ضرورت اور ادبی معیار کے مطابق جانچنا اور بہتر بنانا چاہیے۔ مصنفیت، حقوقِ دانش اور ادبی دیانت کے مسائل بھی اس نئے دور میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر کسی شاعر نے اپنی تخلیق میں مصنوعی ذہانت سے مدد حاصل کی ہے تو اس معاونت کی نوعیت کو واضح رکھنا ضروری ہے۔ اس سے نہ صرف تخلیقی ذمہ داری کا تعین آسان ہوتا ہے بلکہ ادبی اعتماد اور علمی دیانت بھی برقرار رہتی ہے۔ اردو ادب کے ناقدین اور محققین کو بھی چاہیے کہ وہ انسانی اور مشینی تخلیق کے فرق کو سمجھنے کے لیے نئے تنقیدی اصول اور معیارات تشکیل دیں۔ آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کی تخلیقی اصالت کے لیے ایک چیلنج بھی ہے اور ایک نیا امکان بھی۔ اس ٹیکنالوجی کو انسانی تخلیق کا متبادل بنانے کے بجائے معاون وسیلے کے طور پر استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔ اردو شاعری کی اصل شناخت اس کے انسانی تجربے، جذباتی گہرائی، تہذیبی شعور اور فکری انفرادیت میں پوشیدہ ہے۔ اگر جدید ٹیکنالوجی کو ان بنیادی خصوصیات کے تحفظ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو اردو شاعری اپنی کلاسیکی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے جدید عہد میں بھی تخلیقی ترقی کے نئے راستے اختیار کر سکتی ہے۔

REFERENCES

Colella, S. (2025). "The language of the digital air": AI-generated literature and the performance of authorship. Humanities, 14(8), Article 164.

Formosa, P., Bankins, S., Matulionyte, R., et al. (2025). Can ChatGPT be an author? Generative AI creative writing assistance and perceptions of authorship, creatorship, responsibility, and disclosure. AI & Society, 40, 3405–3417.

Noreen, U. (2026). Use of artificial intelligence in Urdu poetry. International Premier Journal of Languages & Literature, 4(3), 11–19.

Porter, B., & Machery, E. (2024). AI-generated poetry is indistinguishable from human-written poetry and is rated more favorably. Scientific Reports, 14, Article 26133.

Stanko-Kaczmarek, M., Dera, L., & Koscielska, H. (2025). "Between the lines": Perceptions of poetry with authorship attributed to artificial intelligence or humans – A comparative analysis. The Journal of Creative Behavior, 59(3), Article e1513.

Yaseen, M. K. (2024). مصنوعی ذہانت اور اردو زبان و ادب: امکانات و مسائل۔ بنیاد (مجلہ دراساتِ اردو), 15(1).

Yaseen, M. K., & Kamran, M. (2025). Artificial intelligence and Urdu language and literature: Perspectives on opportunities and challenges. GUMAN, 8(4), 304–343.

Tsao, J., & Nogues, C. (2024). Beyond the author: Artificial intelligence, creative writing and intellectual emancipation. Poetics, 102, Article 101865.